DOI: https://doi.org/10.52015/albasirah.v12i01.168

Al-Basirah البصيرة علمی تحقیقی مجلہ
Volume: 12, Issue: 01 (Jan-Jun 2023)
https://albasirah.numl.edu.pk pISSN: 2222-4548 eISSN: 2520-7334

عہد نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترویج کا تجزیاتی مطالعہ

Educational Development in the Period of the Prophet ﷺ and the Rashidun Caliphs

Atiq ur Rehman [1]
[1] Principle, Jamia Ashab e Suffah, Dera Ghazi Khan. Email: atiqurrehman001@gmail.com

Received: Feb 15, 2023 | Revised: Jun 17, 2023 | Accepted: Jun 25, 2023 | Available Online: Jun 28, 2023

ABSTRACT

This research paper examines the educational development that took place during the period of the Prophet Muhammad ﷺ and the Rashidun Caliphs. By analyzing historical accounts, primary sources, and scholarly works, the study explores the initiatives and practices to promote education and knowledge acquisition in early Islamic society. The research highlights the Prophet Muhammad's ﷺ emphasis on the pursuit of knowledge and his role as a teacher, mentor, and inspirer of learning. His focus on establishment of educational institutions such as the "Suffah" and the encouragement of companions to seek and disseminate knowledge from the Prophet ﷺ. Furthermore, the paper focuses the educational policies and reforms implemented by the Rashidun Caliphs, including the establishment of schools, libraries, and centers of learning. The study also examines the inclusiveness of the educational system, which provided opportunities for both men and women to engage in learning. Moreover, the research highlights the integration of moral and ethical teachings within the educational curriculum, aiming to develop well-rounded individuals who exemplify virtuous conduct. The findings of this research shed light on the significance of education in early Islamic society and its impact on the intellectual and social development of the community.

Keywords: Centers of learning, Contemporary Educational Systems, Culture of learning, Educational development, Intellectual and social development, Suffah.

Funding: This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Correspondence Author's Email: atiqurrehman001@gmail.com

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

1۔ تمہید

خالق ارض و سماء نے کائنات ومافیہا کی تخلیق کے بعد اس کی آبادی ورونق کی خاطر انسان کو وجود بخشنے کا فیصلہ فرمایا اور اس امر کا اظہار اپنی محبوب و مطیع مخلوق "فرشتوں" کے سامنے کیا تو انہوں نے اللہ کے حضور اپنی حمد اور تقدیس باری تعالی کا تذکرہ بطور فضیلت حضورِ باری میں رکھا مگر اللہ جل شانہ نے انسان کو تمام مخلوقات بشمول فرشتوں پر جو فضیلت و برتری عطا کی اس کا بنیادی سبب علم کی صفت لاینفک کا حامل ہونا ٹھہرا کہ انسان کو اللہ نے علم و معرفت کی نعمت سے مالا مال فرمادیا ہے۔اسی علم ہی کی بدولت انسان بشری تقاضوں کے باعث لغزش و ٹھوکر کھاجانے کے بعد راہ مستقیم پر گامزن ہو جانے کے قابل رہتا ہے اور اپنے پیدا کرنے والے کے احکامات و تعلیمات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔

امت محمدیہ ﷺ کی تو امتیازی شان ہی یہ ہے کہ رب کریم نے حضرت عیسیٰؑ کے اٹھائے جانے کے بعد انسانی معاشرہ میں چہار سُو ظلمت و تاریکیوں کے جالوں کو فرداً فرداً مٹانے یا کسی ایک کو مٹانے کی ذمہ داری خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دینا عین انصاف معلوم ہوتا مگر مشیت ایزدی کو مطلوب یہ امر تھا کہ تمام برائیوں اور بدیوں کو الگ الگ نشانہ پر رکھنے سے زیادہ ضروری ہے کہ انسان کو اس عمل سے گزار دیا جائے کہ جس سے وابستگی کی بدولت وہ جمیع منکرات و مفسدات سے تنہا آسانی کے ساتھ نبرد آزما ہو سکتا ہے۔اسی عمل کا نام علم و معرفت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پہلی وحی میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تعلیم و تربیت کے اساسی کلید سے متعارف کرادیا۔پہلی وحی میں انسان کو یہ دعوتِ فکر عنایت ہوگئی کہ تادم زیست مسلمانوں کا رشتہ تعلیم و تعلم کے ساتھ قائم رہے گا اور علم و معرفت کی کوئی بھی منزل آخری نہیں ہوگی بلکہ قیامت تک انسان تحقیق و جستجو کے ذریعہ سے جو بھی ایجادات و تخلیقات کرے گا وہ سب اسی پہلی وحی کے احاطہ میں داخل ہیں۔گویا کہ علم کے باب میں دین و دنیا کی تفریق و تمیز بے معنی و بے مقصد ہے۔اللہ جل شانہ نے ہی نا معلوم سے انسان کو واقف کرانے کا انتظام کردیا ہے۔تاہم یہ امر ضرور مطلوب و مقصود ہے کہ حصولِ علم کا منشا فقط علم و معلومات کو جمع کرنے کی بجائے خالص اللہ کی معرفت و رضا کا حصول ہونا چاہیے۔

OPEN ACCESS
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

2. منہج تحقیق

مقالہ ہذا کی تسوید میں تجزیاتی منہج کو اختیار کیا گیا ہے کہ اس میں عربی اور اردو کتبِ سیرت اور تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے مسلم امہ کے نوجوانوں پر اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چونکہ اسلام میں جدید و قدیم، دینی وعصری تعلیم میں کوئی دوئی اور تقسیم نہیں۔ نہ ہی تعلیم کے حصول کے لیے کوئی عمر اور پیشہ کی تحدید ہے۔ بلکہ تعلیم کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے ساتھ اس کی عبودیت کو پابندی سے اختیار کرنا اور خلق خدا کے ساتھ عجز وانکساری سے پیش آنا جو ہر عمر اور پیشے کے افراد کو ہر وقت مطلوب رہتا ہے۔

3. موضوع پر موجود تحقیقات کا جائزہ:

مقالہ ہذا میں "عہد نبوی ﷺ اور عہد خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترقی" کے موضوع پر متعدد کتب ورسائل عربی واردو زبان میں علیحدہ علیحدہ تصنیف وتالیف کیے گئے ہیں۔ تاہم ان میں موضوع ہذا پر یکجا اجمالی وجامع تحقیق باحث کی نظر سے نہیں گزری اس لیے موضوع پر قلم کو جنبش دی گئی۔ اس مقالہ میں رسول اللہ ﷺ اور عہد خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترقی کو حتی الوسع جامعیت سے پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اس موضوع پر موجود اہم کتب ورسائل کے اسماء ذیل میں درج ہیں:

1۔ اصول التعليم الاسلامی فی عصرين الاول والثانی، د۔عبدالرزاق ھوبی الطائی، مجلہ مداد الآداب، العدد السابع، س ن

2۔ عناية الدولة بالعلماء فی الحضارة الاسلامية، د۔ درید موسیٰ الاعرجی/ د۔ ابتسام صاحب موسیٰ، اساتذہ جامعہ بابل، کلیۃ التربیۃ الاساسیہ، مجلۃ مرکز بابل للدراسات الانسانیہ، ۲۰۱۶، مجلد: ٦، عدد: ۴، اصدار خاص بالمؤتمر الوطنی للعلوم والآداب ۲۰۱٦

3۔ عہد نبوی ﷺ کا نظام تعلیم، ڈاکٹر حمید اللہ، س، ن

4۔ عہد نبوی ﷺ میں مذہبی تعلیم کے رجحانات کا تحقیقی مطالعہ، ڈاکٹر نثار احمد، ریحانہ کنول، س ن

5۔ عہد نبوی ﷺ کا نظام تعلیم ایک تاریخی و تحقیقی مطالعہ، غلام عابد خان، عوامی کتب خانہ، لاہور، 1978ء

6۔ خیر القرون کی درس گاہیں، قاضی اطہر مبارکپوری، ادارہ اسلامیات، کراچی، لاہور، 2000ء

OPEN ACCESS Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

مقالہ ہذا "عہد نبوی ﷺ اور عہد خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترویج" میں اس موضوع کی وسعت وکشادگی اور اس سے کماحقہ استفادہ کے ذرائع کی عدم دستیابی اور مقالہ کی تنگ دانی کے باوجود مقالہ کو دومباحث میں تقسیم کرکے موضوع مقالہ پر گزارشات پیش کی جارہی ہیں۔

مبحث اول۔ زمانہ جاہلیت میں علم وفن

مبحث دوم۔ عہد نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترویج

خلاصہ بحث اور نتائج

4. زمانہ جاہلیت میں علم وفن

اس امر میں کوئی شک وتردد نہیں کہ انسان کو سماج میں رہنے کے لیے جن اصول وضوابط، رسوم ورواج اور تقالید کی ضرورت پڑتی ہے وہ اسالیب ہی درحقیقت علم ومعرفت کے حصول کا بنیادی ذریعہ قرار دیے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ عرب میں قبل از بعثت علوم وفنون کی ترقی کے احوال تفصیل کے ساتھ میسر نہیں کہ اس وقت کا انسانی معاشرہ کن علوم وفنون سے بہرور تھا اس کے اسباب میں انتہا پسند عیسائی مذہب کے پادریوں اور قبائل کے باہمی جنگ جدال نے علم ومعرفت سے دشمنی کے سبب اس وقت کا رائج علمی ورثہ جس میں یونانیوں اور قدیم عربوں کے احوال علمی کا تذکرہ مل پاتا کو خاکستر کردیا تھا۔

تاہم اس کے باوجود بعض مصادر ومراجع سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ ومدینہ میں تعلیم یافتہ افراد جن میں لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت تھی وہ معدوم نہیں تھے چنانچہ مکہ میں سترہ کے قریب افراد کے متعلق علم ہوتا ہے کہ وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے کیونکہ انہیں امور تجارت اور شام، حبشہ، روم وفارس وغیرہ سے سیاسی وسفارتی تعلقات کے لیے لکھنے پڑھنے کی ضرورت رہتی تھی۔ مدینہ میں اوس وخزرج کے بھی بعض افراد لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔[1] اور اسی کا مظہر ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جان بخشی کے لیے مالی معاوضہ نہ دے سکنے والوں کا فدیہ 10 مسلمان بچوں کو تعلیم دینا قرار پایا روایات میں ملتا ہے کہ قریش کے 60 لوگوں نے مسلمان بچوں کو لکھنے پڑھنے کی تعلیم دی۔[2]

اسی طرح ورقہ بن نوفل حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے چچازاد نصرانی عالم بھی مکہ میں موجود تھے جنھوں نے تورات وانجیل کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مکہ نے سب سے پہلے عربی زبان کو تحریری حیثیت

---

[1] Mubarakpuri, Qazi Athar, *Khair al-Qurun ki Darsgahain aur un ka Nizam-e-Taleem wa Tarbiyat*. Idarah Islamiat, Lahore, Karachi, 2000 CE, p. 86.
[2] Ibn Sa'd, *Tabaqat*, p. 2/22.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

دی ہے۔[1] اسی طرح خانہ کعبہ میں مکہ کے بڑے شعراء کے مکتوب بھی آویزاں کیے گئے جو سبعہ معلقات کے نام سے مشہور ہوئے۔اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اہل عرب میں علمی وفنی ذوق فطرتی طورپر موجود تھا۔مکہ میں ہفتہ وار ادبی نشست دارالندوہ میں منعقد ہوتی تھی جس میں زبان وادب کے جواہر پارے ضرب الامثال اور قصص و وقائع کی صورت میں پیش کیے جاتے اور پھر سوق عکاظ کا اجتماع اس سلسلے میں خاصا اہمیت کا حامل تھا جس میں خطباو مقررین اور شعرا ماسبق زمانہ کے احوال کو اپنے منفرد انداز میں پیش کیا کرتے تھے۔[2]

اسی طرح روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ قبیلہ ہذیل کی ایک خاتون جو بدکاری میں مشہور تھی اپنے بچپن میں تعلیم گاہ(مدرسہ)جاتی رہی۔[3] اور قبیلہ قریش کے افراد فیضان بن امیہ نصرانی معلم بشیر بن عبدالملک سے فن قرأت وکتابت حاصل کیا۔اس طرح اہل مکہ نے خط انباری،خط حیری اور خط کوفی میں لکھنا سیکھا۔[4]

اسی طرح عملیات کا علم جس میں سحر،جادو،کہانت وغیرہ کا ذکر بھی ملتا ہے کہ عرب ان سے واقف تھے۔اسی بناپر رسول اللہ ﷺ کی تکذیب میں آپ کو (نعوذ باللہ)ساحر و کاہن کہا جاتا تھا۔اس کے ساتھ فال نکالنے کا عمل بھی عرب میں رائج تھا کہ اس کے ذریعہ سے آقائے دوعالم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ نے حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہؓ کی قربانی کے لیے فال نکلوایااور سفر ہجرت میں سراقہ بن جعشم نے آپ ﷺ اور سید ناصدیق اکبرؓ کو گرفتار کرنے سے متعلق فال نکالا تھا۔

زمانہ جاہلیت میں عرب کے دوسرے علاقوں میں بھی علمی وفنی ذوق کی مثالیں ملتی ہیں کہ طائف اور مدینہ منورہ (سابقہ یثرب)میں بھی عرب کے قبائل کے علاوہ آباد دیگر قومیں بھی علم و فن سے آراستہ تھیں۔چنانچہ یہودی سموآل اور کئی اور عیسائی ویہودی شعراء موجود تھے۔اس کے علاوہ یہودیوں کی درسگاہ "بیت المدارس" کے وجود کا بھی پتہ چلتاہے کہ مدینہ میں یہود کے مدرسہ میں تعلیم و تعلّم اور باہمی نزاع وغیرہ کے فیصلوں کا انتظام

---

[1] Ibn Nadeem, *Fahrist*, p. 7, bihawalā, Dr. Muhammad Hamidullah, *Ahd-e-Nabawi ka Nizam-e-Taleem*, p. 5.

[2] Marzūqi, Allama Abu Ali, *Al-Azminah wa al-Amkinah*, p. 2/79.

[3] Al-Dinuri, Abu Muhammad bin Qutaybah, *Uyun al-Akhbar*, p. 4/103.

[4] Al-Baladhuri, Abu al-Hasan Ahmad bin Yahya bin Jabir al-Baghdadi, *Futuh al-Buldan*. Nafis Academy, 1407 AH, p. 457.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

موجود تھا۔[1] اسی مدرسہ میں سیدنا صدیق اکبرؓ یہود کو دعوت اسلام دینے کے لیے تشریف لے گئے تھے۔یہودیوں کا عالم فخاص آپؓ کے ساتھ ناروا سلوک سے پیش آیا تھا۔[2]

اس کے علاوہ قرآن کریم کا نزول عربی زبان میں ہوااور زمانہ جاہلیت کی عربی کو ہی اصل عربی گردانا جاتاہے اور قرآن کریم میں قبل از بعثت کی لغت کے متعدد الفاظ موجود ہیں جس کے سبب اہل عرب کو قرآن کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی۔قرآن کریم میں مستعمل علم کے ادوات (رق، قرطاس، نستنسخ، مرقوم، قلیم، مستطر، مسطور، یملل، اسفار، کتب اور صحف)وغیرہ کلمات برائے کاغذ، دوات، سیاہی اور کتب پر دلالت کرتے ہیں۔جس سے ظاہر ہوتاہے کہ اہل عرب کے علم وفن کے اثار ابتدائی درجہ کے ہی صحیح مگر موجود ضرور تھے۔[3]

5.عہد نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترویج

بعثت اسلام سے پیشتر اگرچہ علم وفنون کے وجود سے متعلق چند اہم شواہد ملتے ہیں، تاہم اس وقت کے آثار علمی سطحی درجہ کے تھے کہ ان کے ذریعہ سے انفرادی طورپر رہنمائی لی جاسکتی تھی۔ان میں زیادہ تر معلومات اوہام پرستی اور قصہ اور کہانیوں پر مشتمل تھی۔ گویا اس وقت کے علمی آثار میں یہ قوت ناپید تھی کہ وہ تاابد انسانیت کی جمیع مراحل زندگانی میں رہبری ورہنمائی کا سامان بن سکے۔چنانچہ اسلام کی بعثت کے ساتھ تاریخ انسانی نے تابناک وروشن علمی تحریک دیکھی جس کی نظیر دنیا کے کسی نظام وتمدن میں میسر آنا محال ہے۔قرآن وسنت میں متعدد آیات واحادیث میں علم کی فضیلت اور اس کی ضرورت واہمیت کو بیان کیا گیاہے۔اس سے ظاہر ہوتاہے کہ مسلمانوں کا تعلق علم و معرفت کے ساتھ لازم وملزوم کا ہے۔اس کے بغیر مسلمان کی زندگی نامکمل تصور کی جاتی ہے۔قرآن وسنت میں فضیلت علم پر مشتمل آیات احادیث کو فضائل علم پر مشتمل کتب میں تفصیل سے دیکھا جاسکتاہے۔ مختصرا جائزہ لیا جائے توقرآن کریم میں علم کاذکر 80 مرتبہ اور "ع ل م" سے 854 مشتقات وارد ہوئے ہیں۔[4] جو علم کی اہمیت پر واضح دلیل ہیں۔

---

[1] Ibn Hisham, *Al-Sirah al-Nabawiyyah*, tahqiq: al-Saqa, tabe'ah: Mustafa al-Babi, Misr, vol. 2, p. 239.
[2] Ghulam Abid Khan, *Ahd-e-Nabawi ka Nizam-e-Taleem*. Awami Kutubkhana, Urdu Bazar, Lahore, 1978 CE, p. 77.
[3] Dr. Muhammad Hamidullah, *Ahd-e-Nabawi ka Nizam-e-Taleem*, p. 5.
[4] Al-Qaradawi, Sheikh Yusuf (mutarjim: Abu Mas'ud Azhar Nadwi), *Taleem ki Ahmiyat Sunnat-e-Nabawiyyah ki Roshni mein*. Islam Book Depot, Lahore, nashaat, 1998 CE, p. 7.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اسلام نے علم کی فضیلت کو جب عالی مقام عطا کیا تو اس کا بدیہی ثمر یہ ظاہر ہوا کہ مسلمانوں نے دل جمعی اور یکسوئی کے ساتھ خود کو علم کے حصول کے لیے وقف کر دیا۔ قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت علمی مجہودات کو تفصیل سے اس مختصر مقالہ میں سمیٹنا نہایت مشکل امر ہے۔ چنانچہ مختصراً اہم نکات جو علمی ترقی کے لیے عہد نبوی ﷺ اور عہد خلفاء الراشدین میں لیے گئے ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

5.2. قبل از ہجرت علمی سر گرمیاں

پہلی وحی میں چونکہ مسلمانوں کو یہ نصب العین (Moto and Slogan) اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو گیا ہے کہ وہ پڑھنا اور لکھنا سیکھیں اور نامعلوم کو معلوم کرنے کی سعی و جدوجہد کریں۔ اسی بنا پر حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنی زوجہ امہات المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کو اور اپنے ہم نہایت قریب ساتھی حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کو دعوت اسلام پیش کی۔ ان دو شخصیات کے ذریعے بہت سے افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی تعلیم سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ کو دیتے اور ان کے ذریعہ سے بچوں اور خواتین میں اسلام کی تعلیم منتقل ہوتی تھی چنانچہ یہ شخصیات اور ان کے بیوت اسلام کا ابتدائی تعلیمی مرکز قرار پائے۔[1]

جب اسلام کی تعلیم اعلانیہ دینے کی وجہ سے کفار کے شدائد بڑھنے لگے اور نبی اکرم ﷺ نے نو مسلموں کی تعلیم و تربیت اور ان کی جان کی حفاظت کی خاطر دار ارقم میں مسلمانوں کو جمع ہونے کا حکم فرمایا جہاں پر جمع ہونے والوں کو نازل شدہ قرآن کریم اور اسلام کے احکامات کی تعلیم دی جاتی تھی۔[2] یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو اسلامی شعائر نماز کی ادائیگی بیت اللہ میں ادا کرنے کا انتظام میسر آ گیا۔ نبوت کے ساتویں سال کفار مکہ کی جانب سے مسلمانوں پر تعلیمی و تدریسی نقل و حرکت محدود کر دی گئی اور شعب ابی طالب کی گھاٹی میں مسلمانوں کو قید کر دیا گیا تھا۔ جہاں پر مسلمان تین سال تک سماجی مقاطعہ کا سامنا کرتے رہے۔[3]

اسی طرح مسجد عمار بن یاسر اور بیتِ حضرت فاطمہ بنت خطاب میں بھی قرآن کریم اور اسلامی احکامات کی تعلیم دی جاتی تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام کے واقعہ میں مذکور ہے کہ ان کی بہن و بہنوئی کو حضرت خباب بن

[1] Bukhari, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab al-Kafalah, Bab Jowar Abi Bakr al-Siddiq fi Ahd Rasulullah ﷺ, hadith al-bab, vol. 3, p. 98.
[2] Mubarakpuri, *Khair al-Qurun ki Darsgahain*, p. 27.
[3] Tafsir Abbas, *Darsgah Safah*, p. 95.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ارتؓ سورۃ طٰہٰ کی تعلیم دے رہے تھے۔[1]

رسول اکرم ﷺ قیام مکہ کے دوران میں مذکورہ بالا تعلیم گاہوں کے علاوہ بازاروں، دیگر اجتماعات کے مواقع اور ایام حج کو بطور علمی سرگرمی استعمال کرتے رہے جو بیعت عقبہ اولی اور ثانیہ اور ہجرت کی صورت میں عظیم کامیابی پر منتج ہوئے۔

5.3. ترویج علم بعداز ہجرت

جیساکہ کہ ماسبق میں بیان ہوچکاہے کہ رسول خدا ﷺ مکہ میں دقیقہ بھر دعوت اسلام کے منتقل کرنے میں فروگذاشت نہیں کرتے تھے چنانچہ بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے موقع پر مدینہ منورہ کے قبائل اوس و خزرج کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہااور پھر حضرت مصعب بن عمیرؓ اور حضرت عبداللہ بن ام مکتوم دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کو تعلیم قرآن اور اسلامی شریعت اور دین کی فقاہت کی تعلیم دینے کا فریضہ سونپا۔ آپؓ نے مقام نقیع الخضمات میں قیام کرکے اہل مدینہ کو علم کے نور سے بہرور کیا۔[2]

مدینہ منورہ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد حضرت رافع بن مالک زرقیؓ نے سورت یوسف کی تعلیم اپنے قبیلہ والوں کو جس مقام پر دی تھی وہ مسجد بنی زریق کے نام سے مشہور ہے۔تاریخ سے جو بات واضح ہوتی ہے وہ یہ کہ مدینہ منورہ میں متعدد درسگاہیں مساجداور بیوت کی شکل میں موجود تھیں۔ان میں مسجد قباء، مسجد بنی عمر، مسجد بنی ساعدہ، مسجد بنی عبید، مسجد بنی سلمہ، مسجد رایہ، مسجد غفار، مسجد اسلم اور مسجد جہینہ شامل تھیں۔ان مساجد کے علاوہ بھی مساجد کا تذکرہ ملتاہے کہ جن میں مسلمانوں کی تعلیم و تعلم کا انتظام موجود تھا۔[3] رسول اللہ ﷺ نے جب ہجرت کا سفر شروع فرمایاتو مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کے دوران مقام غمیم پر قیام فرمایااور حضرت بریدہ بن حصیب اسلمیؓ کے ہمراہ 80لوگوں نے اسلام قبول کیااور رسول اللہ ﷺ نے ان کو سورت مریم کی ابتدائی آیات کی تعلیم دی۔[4]

5.4. پہلی اسلامی عالمی درس گاہ

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کا قیام حضور ﷺ کی ہجرت کے بعد عمل میں آیااور یہ مسجد نبوی میں ہی اسلامی علو کی پہلی عالمی درس وتربیت گاہ) International Educational and Training

---

[1] Halabi, Ali bin Burhan al-Din, *Al-Sirah Halabiyyah: Insan al-Uyun fi Sirah al-Amin al-Ma'mun*, p. 1/301. Mubarakpuri, *Khair al-Qurun ki Darsgahain*, p. 26.

[2] Ibn Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik, *Al-Sirah Ibn Hisham*, p. 244.

[3] Shibli Nomani, *Seerat al-Nabi*, jild awal, hissa doosra, p. 58.

[4] Mubarakpuri, *Khair al-Qurun ki Darsgahain*, p. 39.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

(Institute قائم ہوئی جس میں حضور نبی اکرمﷺ صدر مدرس کے فرائض انجام دیتے اور حضرت ابو بکرؓ، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت علیؓ اور صحابہ علوم کی تعلیم کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ مدرسہ نبوی جو اصحاب صفہ کے نام سے مشہور ہے میں باہر سے آئے ہوئے رہائشی طلبہ بااختلاف رنگ، نسل، اور قوم وغیرہ اکتساب علم میں مصروف رہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مسجد نبوی میں صفہ کے نام سے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا مثالی حلقہ قائم ہو گیا تھا۔ اسلام کی پہلی عالمی درسگاہ "جامعہ صفہ" میں تعلیم حاصل کرنے والوں کا امتحان بھی آپﷺ گاہے بگاہے لیتے اور ان کو سند شہادت و داد تحسین سے نوازنے کے ساتھ ان کو مختلف علاقوں میں معلم بنا کر فریضہ تعلیم کا حکم دیتے تھے۔ حضرت ابی بن کعب سے معلوم کیا کہ عظمت والی آیت کون سی ہے تو انہوں نے بتایا آیت الکرسی تو آپﷺ نے ان کو مبارکباد دی۔[1] صفہ میں علم کا اس قدر اہتمام تھا کہ جس کی بدولت مسجد نبوی میں اہل مدینہ اور دیگر قبائل مختلف بلاد وامصار سے آکر اسلامی علوم سے بہرور ہو کر اپنے اہل خانہ اور عزیز واقارب میں علوم کی نشر واشاعت کا اہتمام فرماتے تھے۔

6. عہد نبوی اور خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترویج

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرورکونین پیغمبرﷺ کے فرض منصبی میں چار بنیادی عوامل کا تذکرہ فرمایا ہے کہ:

" لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ"[2]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول خداﷺ تلاوت آیات، تزکیہ نفس اور کتاب اللہ اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔ تعلیم حکمت ایک ایسا جامع لفظ ہے کہ اس میں انسان کی زندگی میں ہر لمحہ وہر آن جو بھی ضرورت وحاجت پیش آتی ہے اس کو حل کرنے اور نبرد آزما ہونے کی سعی و کوشش وہ علم حکمت کا حصہ شمار کیا جائے گا۔ یہ عمل تطور و تدرج کے ساتھ ترقی پذیر ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ علم کے دروازے کھلتے جائیں گے۔ تاہم عہد نبوی وخلافت راشدہ میں جن علوم وفنون کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جاتا ہے ان کا اجمالاً ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

[1] Dr. Nisar Ahmed/Rehana Kanwal, *Ahd-e-Nabawi mein Mazhabi Taleem ke Rujhanat ka Tehqiqi Mutala*, p. 66.
[2] Surah Al-Imran, 3/164.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

6.1 بنیادی مصادر اسلام کا علم

جمیع عقلی و نقلی علوم فکری اساس در اصل قرآن مجید، حدیث مبارکہ اور معاشرے کے رسوم ورواج اور لوگوں کے احوال کے پیش نظر جاری کردہ اہل علم کی آراء ہوتی ہیں۔ یہ علوم در اصل بنیادی منبع ومصدر کہلاتے ہیں۔ عہد نبوی اور خلافتِ راشدہ میں اس میدان میں درج ذیل علوم کی کافی ترویج ہوئی۔

الف۔ قرآنیات کی ترویج

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جمیع عقلی و نقلی علوم کا بنیادی منبع و مصدر اور ماخذ قرآن کریم ہے (تحفیظ قرآن، کتابت قرآن، تفسیر، تاویل، قرأت و تجوید، خوش الحانی، لہجات وغیرہ)۔ عہد نبوی و خلافت راشدہ میں قرآن کریم اور اس کے مشتق علوم کو سیکھنے اور سکھانے کا عمل مکمل اہتمام سے کیا جاتا تھا۔ خلفاء اربعہ و کبار صحابہ اور امہات المؤمنین کی علمی حیثیت تو مسلم الثبوت ہے ہی تاہم نبی اکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا تھا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے سیکھیں۔ ان مذکورہ صحابہ کے علاوہ حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عثمان بن العاصؓ، حضرت سلمان فارسی، حضرت ابو درداءؓ، حضرت عقبہ بن عامر الجہنی، حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ وغیرہ بھی تعلیم و تفسیر قرآن کے فرائض عہد نبوی و عہد خلفاء الراشدین میں انجام دیتے رہے۔

ب۔ ترویج علم حدیث

آپ ﷺ چونکہ قرآن کے شارح کی حیثیت سے تشریح و تفسیر اور توضیح فرماتے تھے اور دیگر امور زندگانی میں جہاں پر صراحتاً حکم الٰہی موجود نہ ہوتا تو آپ ﷺ قول و عمل کے ذریعہ قانون ساز کی حیثیت سے زندگی کے قواعد وضع کرتے تھے۔ ابتداً نبی اکرم نے حدیث کی کتابت سے منع فرمایا تھا "لاتکتبو عنی غیرالقرآن"[1] بعد ازاں اجازت دیدی گئی کہ وہ "اکتبوا لابی شاۃ"[2] اور فرمایا "اکتبو عنی ولا حرج"[3] اس کے نتیجے میں حدیث سے متعلق علوم وفنون کی ابتدا ہوئی۔ اس زمانہ میں حدیث کے ماہرین و معلمین میں حضرات خلفاء اربعہؓ اور امہات المؤمنینؓ کے علاوہ ابوہریرۃؓ، عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ، جابر بن عبداللہؓ، عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ شامل ہیں۔

---

[1] Al-Nishapuri, *Al-Musnad al-Sahih*, Kitab al-Zuhd wa al-Raqaiq, hadith number: 3004.
[2] Al-Nishapuri, *Al-Musnad al-Sahih*, Bab Tahreem Makkah, hadith number: 1355.
[3] Al-Ramahurmuzi, *Al-Muhaddith al-Fasil*, Dar al-Fikr, Beirut, p. 369.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ج۔ علم فقہ واصول فقہ کی ترویج

اس میں کوئی تردد نہیں کہ عہد نبوی میں فقہ ایک باضابطہ علم کی شکل میں نہیں تھا۔ عہد خلفائے راشدین میں بھی مسائل وفتاوی کو قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیا جاتا تھا۔ لہذا ابتداء اسلام ہی سے قرآن وسنت کے ساتھ فقہ واصول فقہ کی تعلیم کا بھی اہتمام شروع ہو گیا۔ عہد نبوی میں حضرت مصعب بن عمیر، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو مدینہ بھیجتے وقت اور حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت علی کو یمن ارسال کرتے وقت یہ ہدایات عطا کی گئی تھیں کہ وہاں کے باسیوں کو تعلیم وقرآن اور اسلامی شعائر کے ساتھ ان میں دین کی فقاہت پیدا کریں اور دین کی اصولی تعلیمات کے مطابق ان کے مسائل کا حل بیان کرنے کا اہتمام کریں۔[1]

د۔ علم فرائض کی ترویج

حق میراث کی اس اہمیت کے پیش نظر کہ یہ نصفِ علم قرار دیا گیا۔ بعض صحابہ نے اس علم کا حصول اتنی دل جمی سے کیا کہ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے کہ میراث کے علم کے ماہر حضرت زید بن ثابت ہیں ان سے اس کی تحصیل کی جائے۔[2] حضرت زید کے علاوہ حضرت ابودرداءؓ، اور امہات المومنین حضرت عائشہ بھی علم معاشرت وعلم فرائض کی بڑی عالمہ تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "خذوا نصف دینکم عن الحمیرا"[3] اور ایک صحابی فرماتے ہیں کہ "واللہ لقد رایت اصحاب محمد ﷺ الاکابر یسالونھا عن الفرائض"[4]

ھ۔ علمِ تصوف (تزکیہ) کی ترویج

حضور نبی رحمت ﷺ کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد تزکیہ یعنی دلوں کو پاک کرنا تھا چنانچہ قرآن وسنت میں جابجا انفرادی اصلاح کی بات کو غیر معمولی اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اصلاح کے اس گوشے کے بعد ازاں علم تصوف سے جانا جانے لگا۔ یہ علم قناعت پسندی، تواضع اور عجز وانکساری اور ایثار وقربانی کی صفات پیدا کرنے پر خاص توجہ مرکوز کئے ہوئے تھا۔ خلفاء اربعہ کے بعد علم تصوف کے عملی پیکر ونمونہ حضرت ابوذر غفاریؓ کی ذات تھی کہ ان کو دنیا سے بے رغبتی وبے اعتنائی کی بنا پر عباد وزہاد کے نام سے جانا جاتا تھا اور حضرت

[1] Muhmasani, Subhi, *Falsafat al-Tashri' fi al-Islam*, Maktabah al-Kashshaf, Beirut, Lebanon, 1356 AH, p. 136.
[2] Al-Tirmidhi, Abu 'Isa, *Al-Sunan*, Abwab al-Manaqib, Bab Manaqib Mu'adh, hadith number: 3790.
[3] Abu al-Falah, Abdul Hai bin Ahmad bin Muhammad Ibn al-Imad al-Akri al-Hanbali, *Shazrat al-Dhahab fi Akhbar man al-Dhahab*, p. 1/62.
[4] Dhahabi, Shams al-Din, *Siyar A'lam al-Nubala*, p. 1/181.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بھی ہمہ وقت رضائے خداوندی میں محو نظر آتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو عبادت میں اعتدال کا حکم فرمایا۔اس سلسلے میں تمام طرق تصوف واحسان کی امامت کا منصب حضرت علیؓ پر اختتام پذیر ہوتا ہے کہ آپؓ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس علم میں خاص مقام رکھتے تھے۔[1]

6.2. زبان اور عربی ادب سے متعلق علوم

اسلام کے بنیادی مصادر چونکہ عربی زبان میں تھے اور دیگر اہل زبان جب حلقہ بگوش اسلام ہونا شروع ہوئے تو مسلمانوں کو ان مصادر سے استفادہ کے لیے زبان دانی کی استعداد کی خاطر درج ذیل علوم وفنون نے کافی ترقی حاصل کی۔

الف۔ علم صرف ونحو اور بلاغت کی ترویج

قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں نازل ہوا اور مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد جوق در جوق لوگ عرب و عجم، بدوی وحضری سبھی حلقہ بگوش اسلام ہونا شروع ہوئے تو مسلمانوں کو قرآن کریم کے پڑھنے میں دشواری ہوتی اور پھر قوموں کے اختلاط کی وجہ سے لہجات کے تنوع کی بدولت درست الفاظ کی ادائیگی میں مشکلات کا ظہور ہوا تو حضور ﷺ اور حضرت عمر، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے زمانے میں غیر عرب کی آسانی کے لیے قواعد لغت ترتیب دیے گئے تاکہ ان کی روشنی میں تفہیم اسلام کو اختیار کیا جائے۔رسول اللہ ﷺ نے لہجات کے معمولی اختلاف کو وجہ نزاع بنانے سے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو منع فرمایا تھا۔حضرت عمرؓ نے عربی ادب و قواعد سیکھنے کو لازم قرار دیا تھا اور حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کو لغت قریش میں جمع کروانے کے بعد متعدد نسخے بنوا کر تمام صوبوں کو روانہ کر دیے تھے اور حضرت علیؓ نے صرف و نحو کے قواعد کو ترتیب دینے کا حکم ابوالاسود کو دیا تھا۔اس طرح قرآن مجید کی تفہیم کی خاطر صرف ونحو اور زبان دانی کے متعدد علوم نے نمایاں ترقی حاصل کی۔

ب۔ فن شعر وادب کی ترویج

کسی بھی انسان کو اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کے لیے سب سے زیادہ ادب و شعر سے واسطہ پڑتا ہے۔ اہل عرب اس امر کا خصوصی اہتمام کرتے کہ بچوں کی قوت بیانی مضبوط بنیادوں پر مستحکم ہو۔اسی بنا پر پیدائش کے بعد بچوں کو بادیہ میں زیر کفالت رکھا جاتا تھا تاکہ خالص زبان سیکھ سکیں۔عہد نبوی ﷺ اور خلافت راشدہ میں میں اس امر کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا کہ بچوں کی قوت کلام میں بلاغت و فصاحت اور جامعیت ہونی چاہیے۔اشعار کے ذریعہ

[1] Tafsir Abbas, *Darsgah Safah*, p. 286.

OPEN ACCESS cc BY NC
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

سے مومنین کے ایمان کو تقویت پہنچائی جائے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ عہد نبوی کے بلند پایہ شاعر تھے۔ جبکہ شاعری کی اہمیت کواجاگر کرنے کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا"ان فی الشعر حکمة"[1]۔حضرت عمرؓ نے اپنے بچوں کو عربی زبان کے تلفظ و نطق میں غلطی پر سزادیتے اور تلقین کرتے کہ ان کو شعر وادب سیکھیں۔[2] حضرت عائشہؓ بھی شعر سکھانے کی ترغیب دیا کرتی ہیں۔[3] ۔عربی زبان وادب کی اہمیت کے پیش نظر صحابہ کرام نے شعر وادب سے اس قدر شغف بڑھایا کہ اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ حضرعلیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ عربی الفاظ کی درست ادائیگی نہ کرنے سیکھنے والوں پر سختی بھی کرتے تھے۔حضرت عمرؓ نے آذر بائجان میں موجود لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنی اولاد کو عربی زبان کے اداب سیکھائیں کہ ان کی شخصیت میں پختگی و نکھار پیدا ہوگا۔[4]

ج۔فن کتابت

حفظ میں یدِ طولیٰ ہونے کی وجہ سے اہل عرب کتابت سے زیادہ آشنائی نہیں رکھتے تھے۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو کتابت قرآن کی تاکید فرمائی اور ابتدا ًکتابت حدیث سے منع فرمایا مگر بعدازاں اجازت دیدی۔ ہجرت مدینہ کے بعد ہی سب سے پہلا کام رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے ساتھ میثاق مدینہ مرتب کروایا جس سے مسلمانوں کے ہاں فن کتابت کی اہمیت مسلم معلوم ہوتی ہے۔اسی طرح حضور ﷺ کی جانب سے مختلف بلاد وامصار کے حکمرانوں اور اسلامی ریاست کے گورنروں اور اسلامی لشکروں کی محاذ جنگ پر روانگی کے وقت رسول اللہ ہدایت نامہ پر مشتمل خطوط تحریر کروائے۔آپ ﷺ کے کاتبوں کی تعداد ایک درجن سے زیادہ تھی۔عہد نبوی میں مدینہ کی آدم شماری بھی دستاویز کے طور پر محفوظ کی گئی۔ جس میں پندرہ سو اہل اسلام کے نام تحریری شکل میں پیش کیے گئے۔[5]

---

[1] Al-Saffar, Munir Ahmad wa Sami, *Tarikh al-Taleem 'inda al-Muslimin*, p. 48.
[2] Omar Raza Kahalati, *Jawlah fi Rubu' al-Tarbiyyah wa al-Taleem*, 1980, p. 132.
[3] Abu Umar Ahmad bin Muhammad al-Qurtubi al-Andalusi al-Maliki, *Al-Aqdu al-Farid*, p. 124.
[4] Al-Tai, Dr. Huda, Abdul Razzaq Hubi, *Usul al-Taleem fi al-Islam lil-'Asrain al-Awwal wa al-Thani*, Majalah Midad al-Adab, 7:1, p. 136.
[5] Rustami, Abdul Salam, *Inkar Hadith se Inkar Quran Tak*, Dar al-Salam, Lahore, p. 180.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

6.3. تجربہ و تحقیق اور پیشن گوئیوں پر مشتمل علوم

الف۔ علم طب کی ترویج

انسانی زندگی میں علم طب کی ضرورت و اہمیت مسلم ہے۔اس کے ذریعہ سے انسان کو درپیش جسمانی امراض کے علاج و معالجے سے سابقہ پڑتا ہے۔عہد نبوی و خلافت راشدہ میں اس علم کو برابر ترقی ملی کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لکل داء دواء"[1] اور کلونجی کو تمام بیماریوں کے لیے شفاءاور زیتون کو ستر بیماریوں کا شفاء قرار دیا گیا[2]۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے علاج دل کے لیے بنو ثقیف کے حارث بن کلدہ سے علاج کرانے کا حکم صادر فرمایا۔[3] قرآن وسنت میں دلائل بکثرت ہیں تاہم حضرت عائشہؓ، حضرت فاطمہ، حضرت رفیدہ اسلمیہ علم وطب و جراحت کی ماہرہ تھیں۔زخمیوں کی مرہم پٹی کا انتظام وانصرام کرنے کے ساتھ ساتھ عورتوں کے طبّی امراض کا بھی ماہرانہ علاج فرماتی تھیں۔[4]

ب۔ علم حساب (ریاضی) کی ترویج

علم حساب کے علم کی ترقی کے بھی آثار رسول اللہ ﷺ اور عہد خلفاء الراشدین میں نمایاں ملتے ہیں کہ اسلام نے زکوٰۃ و میراث اور نمازوں کی رکعات وغیرہ کی تعداد و مقدار کا تعین بیان کیا ہے۔جس سے علم حساب یعنی ریاضی کا تطورِ علمی چھلکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے مردم شماری کا اہتمام کیا۔عہد فاروقؓ میں مکتوبات و خطوط پر تاریخ درج کرنے کا سلسلہ شروع ہوا اور اس کے ساتھ اسلامی ہجری کی تقویم کا فیصلہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے مشورہ پر عمل میں لایا گیا یہ سب علم حساب کی ترقی پر دال ہیں[5]۔ حضرت علیؓ علم حساب کے ماہر تھے۔امام شعبی نے فرمایا ہے کہ "میں نے علی بن ابی طالب سے زیادہ علم حساب کا ماہر نہیں دیکھا"[6]

---

1 Al-Nishapuri, *Al-Musnad al-Sahih*, hadith number: 5741.
2 Ghaznawi, Dr. Khalid, *Tibb Nabawi aur Jadeed Science*, p. 2/7.
3 Qazwini, *Al-Sunan*, Kitab al-Tibb, Bab fi Tamrat al-'Ajwah.
4 Al-Mawardi, Abu al-Hasan Ali bin Habib, *Al-Baghiyah al-Ulya fi Adab al-Dunya wa al-Din*, Bait al-Uloom, Lahore, p. 445.
5 - Nadwi, Syed Abul Hasan Ali, *Al-Murtaza*, Majlis Nashriyat Islam, Nazimabad, Karachi, p. 181.
6 Al-Kattani, *Al-Taratib al-Idariyah (Al-Qism al-Ashar)*, p. 186. Tafsir Abbas, *Darsgah Safah*, p. 289.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ج۔ علم زراعت کی ترویج

قرآن کریم میں کائنات کے جمیع علوم کا اجمالی تذکرہ ملتا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علم ایک لا متناہی سلسلہ کا حامل ہے اور اس میں حیوانات، جمادات و نبادات کا علم سبھی کی معرفت حاصل کرنا مسلمان پر لازم ہے۔[1] رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام نے زراعت سے متعلق رہنمائی طلب کی تو آپ ﷺ کے ارشاد پر عمل کیا تو اناج و پھل ظاہر نہ ہوا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایسے عمل کرتے تھے تو پھل ملتا تھا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا"انتم اعلم بامور دنیاکم"[2]۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں زراعت و کاشت کی دیکھ بھال کا حق دار تجربہ کار زمیندار کو قرار دیا گیا۔ عہد خلفاء الرشدین میں حضرت عمر فاروقؓ نے خلافت اسلامیہ کی زمین کی دیکھ بھال کرنے والوں میں تقسیم کا یہ انتظام مقرر کیا تھا کہ جو اس کی دیکھ بھال اور کاشت کاری کر سکے اس کو ہی حق پہنچتا ہے کہ وہ زمین کی ملکیت حاصل کرے۔ اور حضرت عمرؓ نے زراعت کی ترقی و بہتر نشو نما کے لیے نہریں اور تالاب کا اہتمام کیا جس سے مصر، خوزستان اور اہواز میں زرعی ترقی کی مثالیں قائم ہوئیں۔[3] جس کی بدولت بیت المال کی آمدنی میں خراج و عشر خاصی تعداد میں موصول ہونا شروع ہو گیا۔

د۔ علم موسمیات کی ترویج

عہد نبوی ﷺ اور عہد خلفاء الراشدین میں علم موسمیات بھی محورِ تحقیق و تجربہ رہا کہ علاقوں کی آب و ہوا اور فضا و ماحول کے اثرات وہاں کے باشندوں پر مرتب ہوتے ہیں۔ یثرب کے نام اس سلسلے میں کافی اہمیت کا حامل ہے۔ جبکہ علم موسمیات کی واقفیت ہی کی بناپر مسلمان مقام جنگ کے تعین میں ہواؤں کے رخ، موسم کی ابر آلودگی کا جائزہ لیتے تھے[4]۔ زراعت اور جنگی حکمت عملی وہ بنیادی اسباب تھے جن کی وجہ سے علمِ موسمیات نے عہدِ نبوی اور عہد خلفا میں خاصی ترویج پائی۔

ھ۔ علم ہیئت کی ترویج

علم ہیئت اور علم نجوم جس کے ذریعے سے سمت اور راستے کا تعین آسان ہوتا ہے۔ و قبلہ رخ کا تعین کیا جاتا ہے اور ماہ و سال کی آمد کا تعین کیا جاتا ہے۔ خود حضور ﷺ اس علم کے ماہر تھے کہ آپ ﷺ نے مسجد نبوی و مسجد قبا کی سمت

---

1 Al-Qur'an, Surah Al-Mujadila 58/17.
2 Al-Nishapuri, *Al-Musnad al-Sahih*, hadith number: 2363.
3 Shibli Nomani, *Al-Farooq*, Naveed Publishers, Urdu Bazar, Lahore, 2003 CE, pp. 221-222.
4 Tafsir Abbas, *Darsgah Safah*, p. 299.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

کا تعین خود فرمایا تھا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ بھی علم ہیئت سے بخوبی آگاہ تھے۔ اسلام کے نظامِ عبادات کا چاند اور سورج اور تعیین قبلہ سے مربوط ہونا بھی علم ہیئت کی ترویج کا اہم سبب رہا ہے۔[1]

و۔ علم تعبیرِ رؤیا کی ترویج

سورہ یوسف کے ذریعے تعبیر الرؤیا کی طرف واضح اشارہ ملتا ہے۔ اعلانِ اسلام کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ اور خلفاء الراشدین کے عہد میں علم تعبیر یعنی خوابوں کی تعبیر کے فن کو باقاعدہ علمی درجہ حاصل تھا۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو فجر کی نماز کے بعد خوابوں کی تعبیر بتایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت حذیفہ بن یمانؓ اس علم کے ماہرین میں شمار کیا جاتے تھے۔[2] علامہ ابن سیرین حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کو حضور ﷺ کے بعد خوابوں کی تعبیر کے علم کا امام گردانا ہے۔[3]

6.4. تاریخ سے متعلقہ علوم:

الف۔ علمِ ایام العرب کی ترویج

قرآن کریم کے مضامین کو شاہ ولی اللہؒ نے پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہے جن میں ایک ایام اللہ بھی ہے۔ اس سے مراد قرآن کریم میں بیان شدہ ماسبق انبیاء وصالحین کے قصص وواقعات کا تذکرہ ہے جس سے انسانوں کو رہبری ورہنمائی ملتی ہے۔ قوموں کی جزاو سزا کے اسباب سے آگہی ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ماسبق امتوں کے احوال سے مطلع فرماتے یہاں تک کہ صبح فجر کا وقت ہو جاتا۔[4] تاریخ، ایام عرب اور سابقہ امتوں کا تذکرہ اس لیے کیا جاتا تھا تاکہ اس سے معاشرتی اصولوں کو اخذ کرلیا جائے اور بداعمالوں سے اجتناب کیا جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس علم کو غیر مضر قرار دیا تھا۔[5] حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں صحابہ کرام احوال جاہلیت بیان کرتے تو آپ ﷺ سن کر مسکرا دیتے تھے۔[6]

---

1 Tafsir Abbas, *Darsgah Safah*, p. 293.
2 Ghulam Qadir Loon, *Khawab ki Haqiqat Tahqiqat ki Roshni Mein*, Urdu Book Review, New Delhi, 1433 AH, p. 23.
3 Tafsir Abbas, *Darsgah Safah*, p. 296.
4 Ibn Hanbal, Ahmad bin Hanbal, *Al-Musnad*, hadith numbers: 19422, 19488.
5 Sam'ani, *Al-Anasab*, Majlis Da'irat al-Ma'arif, Hyderabad, 1962, p. 1/8.
6 Mubarakpuri, *Khair al-Qurun ki Darsgahain*, p. 42.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

ب۔ علم انساب کی ترویج

اہل عرب کی ایک خوبی ہے کہ وہ اب بھی اپنے نسب ناموں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ یوں بھی نسب دانی ایک ایسا علم ہے جس میں انسان کو اپنے عزیز و اقارب اور خود اپنے سلسلہ نسل کو محفوظ کرنے کا سامان بہم میسر آتا ہے۔ صحابہ کرام میں حضرت ابو بکرؓ،[1] حضرت عمرؓ، حضرت عثمان و حضرت علیؓ، حضرت عقیل بن ابی طالبؓ، حضرت ابوالجہمؓ عدویؓ اور حضرت جبیر بن مطعمؓ کو علم انساب پر کافی دسترس حاصل تھی۔ صحابہ کرام مسجد نبوی میں نسب کی تعلیم و تدریس پر حلقہ درس منعقد کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ :

"تعلموا من انسابكم ماتصلون به ارحامكم فان صلة الرحم محبة في الاهل، مثراة في المال، منساة في اثر مرضاة للرب[2]"

ترجمہ: اپنے نسب کا علم حاصل کرو تاکہ تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرسکو کیونکہ صلہ رحمی خاندان میں محبت، مال میں برکت اور عمر میں اضافہ کا سبب ہے۔

ج۔ علم جغرافیہ کی ترویج

یہ ایک ایسا منفرد علم ہے کہ جس کی معرفت کے سبب ریاست و ریاستی ادارے اپنی بہتر منصوبہ بندی و حکمت عملی وضع کر سکتے ہیں۔ چنانچہ عہد نبوت ﷺ اور عہد خلفاء الراشدین میں اس علم کو ہر محاذ پر پیش قدمی سے پیشتر اس کے ذریعہ غور کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہجرت حبشہ کا حکم دیتے ہوئے وہاں کے حکمران، محل وقوع یعنی وہاں کی جغرافیائی اور سیاسی منظر کشی کو سامنے رکھا۔ اسی طرح ہجرت کے بعد غزوہ بدر، احد اور غزوہ خندق میں بھی جغرافیا کو پیش نظر رکھتے ہوئے جنگ کی منصوبہ بندی کی گئی۔ امن وامان اور دفاعی وجوہات کی بنا پر نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کے طرز عمل اور حکمت عملیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے اہل حل و عقد کے لیے بھی جغرافیا کے بغیر قومی امور میں کامیابی رہنا ممکن نہیں تھا۔

[1] Al-Sam'ani, Abdul Karim bin Muhammad bin Mansur bin al-Tamimi, *Al-Anasab*, p. 1/8. Qazwini, *Sunan*, 2524.
[2] Al-Andalusi, Ibn Hazm, *Jamharat Ansab al-Arab*, p. 8.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

6.5. دفاع سے متعلق علوم وفنون

جنگ کے میدان میں جن امور و صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کو سیکھنے اور حاصل کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے ترغیب دی ہے انہی میں سے ایک فن گھڑ سواری بھی ہے کہ قدیم زمانے میں زیادہ تر جنگیں گھوڑوں پر سوار ہو کر لڑی جاتی تھیں۔ اسی سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نے ان تمام اشیاء اور معاملات کو جن میں بظاہر ذکر الٰہی نہ ہو اور تفریح اور کھیل کے زمرے میں آئیں انہیں لغو قرار دیا سوائے تین کے جن میں (دفاع کی خاطر) گھوڑے کی تربیت، اور تیر اندازی کو شامل کیا گیا ہے۔[1] اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ "گھوڑے کے ساتھ قیامت تک بھلائی (نیک شگونی) باندھ دی گئی ہے۔"[2] گھوڑے سواری کے ساتھ ساتھ تیر اندازی، تیراکی، اور پہلوانی وغیرہ جیسے جنگی فنون بھی اس وقت خاصی توجہ کا مرکز رہے ان فنون کا تذکرہ متعدد احادیث میں بھی ملتا ہے۔[3]

شہری آبادی اور تعمیر و ترقی سے متعلق علوم

الف۔ فن تعمیر

عہد نبوی ﷺ اور عہد خلافت راشدہ میں فن تعمیر پر بھی برابر کام ہوا، مسجد نبوی و مسجد قبا کی تعمیر عمل میں لائی گئیں۔ خلافت راشدہ کے زمانے میں ملک کے طول و عرض میں پیغام رسانی کے لیے ڈاک خانوں کا قیام عمل میں آیا۔ اسی طرح خلافت راشدہ کے ادوار میں جیل خانے، شفاخانے، مہمان خانے اور غلہ خانے و گودام اور فوجی چھاونیوں کی تعمیر عمل میں لائی گئی۔[4] اسلامی سلطنت میں نئے شہروں کا قیام اور مصر و شام، کوفہ و بصرہ وغیرہ کو فتح کرنے کے ساتھ وہاں پر مساجد کا قیام عمل میں لایا گیا اور مسلم امراء اور فوج کی حفاظت کے لیے قصور و محلات بھی تعمیر کیے گئے۔

7. خلافت راشدہ میں علوم وفنون کی ترویج پر ایک طائرانہ نظر

عہد نبوی ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کا عہد زیادہ قیام امن کی کاوشوں میں صرف ہوا۔ تاہم آپؓ کے عہد حکومت میں علوم وفنون کے سرچشمہ یعنی قرآن کریم کی تدوین کا عظیم فریضہ انجام دیا گیا۔ عبادات واخلاق کی تعلیم کا

---

[1] Nasa'i, Ahmad bin Shu'ayb, *Al-Sunan*, Kitab al-Khayl, Bab T'adib al-Rajul Farasuh, hadith number: 3578.

[2] Al-Bukhari, *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab: Al-Jihad wa al-Siyar, Bab: Al-Khayl Ma'qood, hadith number: 2849.

[3] Abdul Hayyi, *Daur-e-Nabawi ka Nizam-e-Hukumat*, p. 295.

[4] Farooqi, Zia ur Rahman, *Khilafat wa Hukumat*, Idara Ishaat al-Ma'arif, Faisalabad, 1995 CE, pp. 337-341.

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اہتمام کرتے رہے۔ اپنے عہد میں تربیتِ گاہ "صفہ" کا قائم رکھا اور اس میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت کو قرآن کی علوم فنون کی تعلیم فریضہ پر مامور فرمایا۔[1] حضرت عمر فاروقؓ میں علوم وفنون کو غیر معمولی اہمیت ملی کہ ان کے دس سالہ دور خلافت میں تمام صوبوں اور شہروں میں علمی حلقے قائم کروائے گئے اور آپؓ نے مکاتب کا جال بچھوایا اور بڑے صحابہ کو علوم کی تعلیم پر مامور فرمایا اور حضرت عمرؓ نے شرعی علوم قرآن و سنت، فقہ و قرأت، فرائض وانساب وغیر کی تعلیم کے ساتھ قواعد عربی، گھڑ سواری، شعر وادب، تیراکی ونشانہ بازی وغیرہ کی تعلیم کو لازم قرار دیا۔ حضرت عمرؓ نے اساتذہ و معلمین کے لیے تعلیمی وظائف بھی جاری کیے۔[2] حضرت عثمان غنی کے عہد میں علمی و فنی مجہودات کا سلسلہ سابقہ دور کی طرح جاری رہا۔ عربی زبان بالخصوص لغت قریش کے اہتمام سے قرآن مجید کے قلمی نسخوں کی اشاعت کا کارنامہ سرانجام دیا۔ اسی زمانہ میں اسلامی بحریہ کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت علیؓ اپنے اعلی علمی اور عملی مقام کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ شہر علم کا دروازہ تھے بالخصوص فقہ، تصوف کے امام ہونے کے ساتھ آپ ہی کے زمانہ میں صرف و نحو کے قواعد مرتب کیے گئے۔

8. مراحل تعلیم

رسول اللہ ﷺ کے حلقہ بگوش پیر وجوان، بدو وحضری، عرب وغیر عرب سبھی ہوتے تھے اس بناپر ان کی استعداد کو پیش نظر رکھ تعلیم دی جاتی تھی۔ ابتدائی طور پر قرآن کریم کی تلاوت و تحفیظ اور اسلامی احکام کی تعلیم دی جاتی، بعدازاں قرأت و تفسیر اور تاویل کی تعلیم کا انتظام موجود تھا۔ خلفاء اربعہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ تفسیر و تاویل کے ماہر تھے۔ اُس زمانے میں موجود تعلیم و تربیت کے نظام کا جائزہ لیا جائے تعلیمِ اطفال، تعلیم بالغان اور تعلیمِ نسواں کے مخصوص درجات کے ثبوت ملتے ہیں۔ ان درجات کے تنوع کے پیش نظر مختلف مناہجِ تربیت اور نصاب پائے جاتے تھے۔

9. نتائج تحقیق اور سفارشات

اس تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے علم و معرفت کے اپنے تعلق کو ابتدائی ایام بلکہ پہلی وحی سے ہی "اقرا" کے ذریعے مضبوط بنیادوں پر استوار کیا تھا۔

---

[1] Aftab Ali, *Islam aur Nizam-e-Taleem*, Idara al-Ma'arif, Karachi, 2011 CE, p. 37.
[2] Shaheen, Dr. Hamdi, *Al-Taleem fi Asr al-Khulafa al-Rashideen*, Baht Munshoor bi Majalah Bahuth al-Madinah al-Munawwarah wa Darasatiha, 2018, pp. 11-12.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

اس سنہری زمانے میں لمحہ بھر کے لیے بھی عقلی و نقلی علوم میں تقسیم نہیں کی گئی لہذا ہمیں بھی علوم کو بغیر کسی تعصب اور تقسیم حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہیے۔

ابتدائی طور پر علوم قرآن وسنت اور فقہ وغیرہ کی تحصیل کو ہر فرد بشر پر لازم قرار دیا جاتا تھا اور بعد ازاں امور زندگانی میں پیش آمدہ مسائلِ تجارت وزراعت، حرب وضرب، تغیر زمان ومکان، خطہ کی آب وہوا، اور انسان کے مادی وروحانی اطمینان وسکون کے لیے ضروری علوم کو بلا تردد حاصل ہی نہیں کیا بلکہ ان میں بے پناہ ایجادات و تخلیقات اور اصلاحات کو بھی انجام دیا ہے۔

عہد نبوی اور خلافت راشدہ کے زمانہ میں علم وفن کی خدمات مثالی ہیں۔ عہد نبوی وعہد فاروقی کی انجازات علمی وفنی کا تذکرہ بکثرت ملتاہے تاہم عہد صدیقی، عثمانی اور علوی پر کام کی ضرورت ہے جس پر ابھی مواد بہت کم دستیاب ہے تاہم کتب تاریخ وتراجم اور کتب مدن وغیرہ سے براہ راست استفادہ کی ضرورت ہے۔

Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)**

Bibliography:

1. Al-Qur'an.
2. Abdul Hayyi. *Daur-e-Nabawi ka Nizam-e-Hukumat*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
3. Al-Andalusi, Ibn Hazm. *Jamharat Ansab al-Arab*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
4. Al-Baladhuri, Abu al-Hasan Ahmad bin Yahya bin Jabir al-Baghdadi. *Futuh al-Buldan*. Nafis Academy, 1407 AH.
5. Al-Bukhari, Muhammad bin Ismāʻīl. *Al-Jami' al-Sahih*, Kitab: Al-Jihad wa al-Siyar, Bab: Al-Khayl Ma'qood, hadith number: 2849. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
6. Al-Dinuri, Abu Muhammad bin Qutaybah. *Uyun al-Akhbar*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
7. Al-Ghaznawi, Dr. Khalid. *Tibb Nabawi aur Jadeed Science*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
8. Al-Kattani. *Al-Taratib al-Idariyah (Al-Qism al-Ashar)*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
9. Al-Mawardi, Abu al-Hasan Ali bin Habib. *Al-Baghiyah al-Ulya fi Adab al-Dunya wa al-Din*. Bait al-Uloom, Lahore, [Year unknown].
10. Al-Nishapuri. *Al-Musnad al-Sahih*, hadith number: 2363. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
11. Al-Qaradawi, Sheikh Yusuf. *Taleem ki Ahmiyat Sunnat-e-Nabawiyyah ki Roshni mein*, translated by Abu Mas'ud Azhar Nadwi. Lahore: Islam Book Depot, 1998 CE.
12. Al-Ramahurmuzi. *Al-Muhaddith al-Fasil*. Beirut: Dar al-Fikr, [Year unknown].
13. Al-Saffar, Munir Ahmad, and Sami. *Tarikh al-Taleem 'inda al-Muslimin*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
14. Al-Sam'ani, Abdul Karim bin Muhammad bin Mansur bin al-Tamimi. *Al-Anasab*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
15. Aftab Ali. *Islam aur Nizam-e-Taleem*. Karachi: Idara al-Ma'arif, 2011 CE.
16. Dr. Muhammad Hamidullah. *Ahd-e-Nabawi ka Nizam-e-Taleem*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
17. Farooqi, Zia ur Rahman. *Khilafat wa Hukumat*. Faisalabad: Idara Ishaat al-Ma'arif, 1995 CE.
18. Ghulam Abid Khan. *Ahd-e-Nabawi ka Nizam-e-Taleem*. Lahore: Awami Kutubkhana, 1978 CE.
19. Ghulam Qadir Loon. *Khawab ki Haqiqat Tahqiqat ki Roshni Mein*. New Delhi: Urdu Book Review, 1433 AH.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)

20. Halabi, Ali bin Burhan al-Din. *Al-Sirah Halabiyyah: Insan al-Uyun fi Sirah al-Amin al-Ma'mun*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
21. Ibn Hisham, Abu Muhammad Abdul Malik. *Al-Sirah Ibn Hisham*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
22. Ibn Hisham. *Al-Sirah al-Nabawiyyah*, edited by al-Saqa, 2nd ed. Cairo: Mustafa al-Babi, [Year unknown].
23. Ibn Sa'd. *Tabaqat*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
24. Muhmasani, Subhi. *Falsafat al-Tashri' fi al-Islam*. Beirut: Maktabah al-Kashshaf, 1356 AH.
25. Mubarakpuri, Qazi Athar. *Khair al-Qurun ki Darsgahain aur un ka Nizam-e-Taleem wa Tarbiyat*. Lahore, Karachi: Idarah Islamiat, 2000 CE.
26. Nadwi, Syed Abul Hasan Ali. *Al-Murtaza*. Karachi: Majlis Nashriyat Islam, [Year unknown].
27. Nasa'i, Ahmad bin Shu'ayb. *Al-Sunan*, Kitab al-Khayl, Bab T'adib al-Rajul Farasuh, hadith number: 3578. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
28. Rustami, Abdul Salam. *Inkar Hadith se Inkar Quran Tak*. Lahore: Dar al-Salam, [Year unknown].
29. Sam'ani, Al. *Al-Anasab*. Hyderabad: Majlis Da'irat al-Ma'arif, 1962.
30. Shibli Nomani. *Al-Farooq*. Lahore: Naveed Publishers, 2003 CE.
31. Shibli Nomani. *Seerat al-Nabi*. [City unknown]: [Publisher unknown], [Year unknown].
32. Shaheen, Dr. Hamdi. "Al-Taleem fi Asr al-Khulafa al-Rashideen." Baht Munshoor bi Majalah Bahuth al-Madinah al-Munawwarah wa Darasatiha, 2018, pp. 11-12.

OPEN ACCESS BY NC Al Baṣīrah, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad. https://albasirah.numl.edu.pk/
This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)